سوال

(22) حدیث : ((ستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ)) کی صحت :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : ((ستفترق اُمتی علیٰ ثلاث وسبعین فرقۃ)) درجاتِ احادیث میں کونسا درجہ رکھتی ہے ؟ یہ حدیث موضوع ہے ؟ ((ماأنا علیہ وأصحابی)) اسی کا ٹکڑا ہے یا کہیں دوسری جگہ میں آیا ہے ؟ مولوی شبلی نے ''سیرۃ النعمان'' میں اس کو موضوع لکھا ہے ۔[1] کیا یہ بالکل صحیح ہے ؟ بینوا توجروا ۔

---

[1] سیرۃ النعمان از مولانا شبلی نعمانی (ص : ۱۳۲) مفید عام، آگرہ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : ((ستفترق اُمتی علیٰ ثلاث وسبعین فرقۃ)) کو ترمذی نے اپنی سنن کی کتاب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مع سند روایت کیا ہے ۔[1]

اول حدیث کی نسبت یہ عبارت تحریر فرمائی ہے : ''حدیث أبی ھریرۃ حسن صحیح'' اور ثانی کی نسبت یہ لکھا ہے : ''ھذا حدیث حسن غریب''

ثانی کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں، جو کسی قدر ضعیف ہیں، لیکن نہ اس وجہ سے کہ فاقد صلاح و تقویٰ کے تھے، بلکہ ان کے ضعف کی اور وجہ ہے، جس سے ان کی حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں ہو سکتی، 2لہٰذا ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کی اور فی الواقع ترمذی کی یہ تحسین قابلِ تحسین ہے ۔ اول کی سند ہر طرح درست ہے ۔ کہیں اُس میں کوئی کھونٹ نہیں ہے، [2]لہٰذا ترمذی نے اس کی تصحیح کی اور اس تصحیح میں بھی ترمذی حق بجانب ہیں ۔ ترمذی رحمہ اللہ نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ اس مضمون کی حدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے، چنانچہ فرمایا : "وفی الباب عن سعد وعوف بن مالک" مجھ کو ائمہ حدیث میں سے باوجود تفحص اب تک کوئی ایسا نہیں ملا، جس نے اس حدیث کی تضعیف کی ہو، فضلاً عن نسبۃ الوضع إلیہ ۔ [چہ جائے کہ اس کی طرف وضع کی نسبت کی ہو]

((ماأنا علیہ وأصحابی)) [جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں] ثانی حدیث کا ٹکڑا ہے ۔[3] ہاں ایک حدیث اور ہے، جس کو عقیلی اور دارقطنی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے،وہ یہ ہے:

((تفترق أمتي على سبعين أواحدى وسبعين فرقة۔۔الحديث)) [1] [میری امت ستر یا اکہتر فرقوں میں بٹ جائے گی] یا ((تفترق أمتي على بضع وسبعين فرقة۔۔۔الحديث)) [2] [میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی]

اس حدیث کو ضرور ائمہ حدیث نے ضعیف یا بے اصل یا موضوع قرار دیا ہے۔اس کی زیادہ تفصیل "اللآلئ المصنوعة" (ص:۱۸۸) و دیگر کتبِ موضوعات میں ملے گی۔شاید مولف ''سیرۃ النعمان'' کو ایک حدیث کا دوسری حدیث سے اشتباہ ہوگیا ہو،جو ایک صحیح حدیث کو موضوع کہہ دینے کا سبب ہوگیا اور یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ،صفحہ:75

محدث فتویٰ

---

[1] الضعفاء للعقیلي (۴/ ۲۰۱) لسان المیزان (۶/ ۵۶)

[2] الضعفاء للعقیلي (۴/ ۲۰۱) تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعیفة، رقم الحدیث (۱۰۳۵)

[3] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۲۶۴۰، ۲۶۴۱)

[2] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ضعیف في حفظه، وكان رجلا صالحاً" (تقریب التھذیب، ص:۳۴۰)

[3] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۲۶۴۱)